افادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ

ضبط و ترتیب : مولانا عبدالقیوم حقانی

صحبتے با اہل حق

پکتیا محاذ جہادِ افغانستان کی رپورٹ

۳۰ دسمبر ۱۹۸۶ء حسب معمول حضرت اقدس شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی مجلس بابرکت میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ آج قدرے تاخیر سے پہنچا تھا دارالعلوم کے بعض اساتذہ، طلبہ اور اضیاف کے ہجوم میں حضرت گھرے ہوئے تھے۔ میں نے سلام کیا اور مصافحہ سے فارغ ہوا تو اچانک وزیرستان کے جناب مولانا نجم الدین فاضل حقانیہ تشریف لائے۔ حضرت مدظلہ سے مصافحہ کیا۔ تعارف کے بعد پکتیا محاذِ افغانستان کے عظیم مجاہد، فاتح و غازی، دارالعلوم کے فاضل و سابق مدرس مولانا جلال الدین حقانی کا سلام اور خصوصی پیغام عرض کیا۔ اور محاذِ جنگ کی تازہ ترین رپورٹ پیش کی۔ محاذِ جنگ کا نام آیا تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اس مہمان کی طرف پوری طرح متوجہ ہو گئے۔ چہرۂ اقدس پر تجسس اور تفکر کے آثار ہویدا تھے۔ مہمان نے عرض کیا۔

حضرت! مولانا جلال الدین حقانی نے سلام عرض کئے ہیں اور مجھے خصوصیت کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی تاکید کی ہے۔ اور کہا ہے کہ میں وہاں کی تازہ ترین صورتِ حال اور حالیہ کامرانی و غیبی نصرتِ خداوندی کی بشارت بھی آپ کی خدمت میں عرض کروں۔

خوست کے قریب منڑہ کے مقام پر روسی دشمن فوجوں سے زبردست معرکہ ہوا۔ دشمن جدید اسلحہ سے لیس، ہر طرح مسلح اور تیار اور بڑی تعداد کے ساتھ مجاہدین پر حملہ آور ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل و عنایت مہربانی اور آپ حضرات کی خصوصی توجہ و دعا کے صدقے اللہ کریم نے مجاہدین کو مولانا جلال الدین کی قیادت میں استقامت اور پامردی سے نوازا۔

مجاہدین بڑی بے جگری سے لڑے دشمن نے زمین پر جگہ جگہ بارودی سرنگیں بچھا رکھی تھیں۔ ہمارے رفقا رپڑے محتاط مگر بڑی بے جگری اور شجاعت سے لڑتے رہے۔ دارالعلوم کے دیگر فضلاء بھی اس معرکہ میں مولانا جلال الدین کے ہمراہ تھے۔ مولانا دیندار حقانی، مولانا عبدالحلیم حقانی اور ان کے بعض رفقاء زخمی ہوئے اور انہیں پشاور

ہسپتال میں پہنچا دیا گیا ہے۔ مولانا عبدالحلیم کا بھتیجا جو دارالعلوم کا فاضل ہے وہ بھی اس میدان کارزار میں سرگرم تھا
اس لڑائی میں مجاہدین کے تین آدمی شہید اور چھ زخمی ہوئے۔ مگر مجاہدین نے دشمن کے ۱۵ فوجی جن میں افسر بھی ہیں جہنم رسید کر دئے۔ ان کے نوّے افراد قیدی بنائے گئے جن میں ان کے فوجی افسر بھی شامل ہیں۔ اس دفعہ مجاہدین نے ایسے مستحکم انداز سے مورچہ بندی کی تھی کہ دشمن کے ہوائی جہاز بھی وہاں سے نہیں گذر سکتے تھے اس معرکہ میں دشمن کے دو جہاز بھی مار گرائے۔

مجاہدین کی فتح اور غلبہ و کامیابی کی خبر پر حضرت کو بے حد مسرت ہوئی۔ اور بڑے حسرت و ارمان سے ارشاد فرمایا۔

ایسے حالات سن کر مجھے مولانا احمد گل حقانی شہید اور مولانا فتح اللہ حقانی شہید کی یاد رلاتی ہے انہوں نے ساری زندگی ایک بڑی قوت سے جہاد کیا اور خود کو جہاد و قربانی کے لئے وقف کر دیا تھا۔ حضرت شیخ الحدیث کے دریافت کرنے پر افغان مجاہد نے عرض کیا۔ روسی قیدیوں کو گرفتار کرکے اب ہم اپنے مراکز میں ان سے کام لے رہے ہیں۔ مورچے بنواتے ہیں۔ لکڑیاں کٹواتے ہیں۔ زمین کی کھدائی کا کام لیتے ہیں۔

شیخ الحدیث مدظلہ دیر تک اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہے اور ارشاد فرمایا۔ روس کے نام سے دنیا خائف تھی لوگ اسے ناقابلِ شکست طاقت سمجھ رہے تھے مگر الحمد للہ کہ مجاہدین کے مسلسل سات سالہ جہاد سے اس کا بھرم جاتا رہا۔ میں تکبراً نہیں کہہ رہا، اللہ غرور اور تکبر سے بچائے۔ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ نے احسان فرمایا کہ نہتے مہاجرین و مجاہدین کو استقامت و توفیق دی۔

بہرحال یہ ہم نہیں کہہ رہے، ہمارے فضلاء کا کارنامہ نہیں، افغان مجاہدین کا ذاتی کمال نہیں۔ خالص اللہ کا فضل و عطا اور احسان ہے۔

جب انسان یہ سمجھنے لگے کہ ہم کرتے ہیں، ہم کر رہے ہیں، ہم نے کیا ہے، ہم کریں گے، ہم بھی کچھ ہیں یا ان چیزوں کا خیال بھی دل میں آجائے تو بعض اوقات ایسی نسبتوں کے دعاوی اور زعم پر یہ نعمت چھین لی جاتی ہے اللہ تعالیٰ غرور و تکبر سے محفوظ رکھے۔

دارالعلوم دیوبند حنفیت کی حفاظت اور دفاع کا مضبوط قلعہ ہے

۲۱ جنوری ۸۷ء۔ مرکز علم دارالعلوم دیوبند کے ماہنامہ ترجمان " دارالعلوم " نے اپنی تازہ اشاعت جنوری ۱۹۸۷ء کے شمارہ میں مؤتمر المصنفین کی تازہ اشاعت " دفاع امام ابو حنیفہ " پر تین صفحات کا گراں قدر تبصرہ لکھا۔ دفتر اہتمام میں حضرت العلامہ مولانا سمیع الحق مدظلہ نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے اس کا تذکرہ فرمایا تو آپ بے حد مسرور ہوئے اور مجھے ارشاد فرمایا کہ بعد العصر دارالعلوم دیوبند کا پرچہ ساتھ لانا اور مجھے وہ تبصرہ سنا دینا

چنانچہ احقر سہ پہر کو حسبِ معمول حاضرِ خدمت ہوا۔

جب آپ مجلس میں حاضرین سے گفتگو سے فارغ ہوئے تو احقر نے عرض کیا۔

حضرت! حسب الحکم ماہنامہ دارالعلوم بھی ساتھ لایا ہوں۔ احقر نے جب مضمون سنا دیا تو حاضرین سے ارشاد فرمایا۔

دارالعلوم دیوبند مادرِ علمی ہے۔ مرکزِ علم دارالعلوم دیوبند سے تبصرہ و تائید نیک فال اور بہت بڑی سعادت ہے وہاں کی فضائیں اور ہوائیں بھی قابلِ قدر ہیں۔ فرمایا، مبارک ہو، یہ بہت بڑا اعزاز اور بہت بڑی سند ہے جو اللہ پاک نے دفاع امام ابوحنیفہ کو بخش دی ہے۔ اور واقعہ بھی یہ ہے کہ برصغیر میں دین اسلام کی اشاعت اور خدمت میں ائمہ احناف کی فقہی کاوشوں کو بھی دخل ہے۔ ان ہی کی برکتوں سے اسلامی قوانین میں تسہیل اور آسانیاں پیدا ہوئی ہیں۔ پھر مرکزِ علم دارالعلوم دیوبند نے حنفیت کی زبردست خدمت کی ہے حدیث کی حفاظت کے ساتھ مسلک حنفیہ کی حفاظت کا فریضہ بھی انجام دیا ہے۔ کتبِ حدیث کی شروح میں ہر حدیث کے تحت ائمہ احناف کے اقوال مذاہب اور ترجیحات کو مدلل اور مضبوط دلیل سے بیان کیا ہے۔

دفاع امام ابوحنیفہ پر ماہنامہ دارالعلوم کا تبصرہ ہم سب کے لئے ایک اعزاز ہے کہ وہاں کے مشائخ اکابر دارالعلوم حقانیہ کے روحانی فرزند کو عزت و احترام اور محبت و قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ دیوبند حنفیت کی حفاظت و دفاع کا مضبوط قلعہ ہے۔ اب جو ملک میں فقہ حنفی اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔

الحمدللہ کہ دارالعلوم حقانیہ بھی مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کی طرح حنفیت کی حفاظت، خدمت، اشاعت اور ترویج میں حتی المقدور کوشاں ہے۔ دفاع امام ابوحنیفہ اس سلسلہ کی مبارک کڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم سے نوازے گا۔ یہ بھی اللہ ہی کا کرم اور انعام ہے کہ اس نے تمہیں اس کام کی سعادت مرحمت فرمائی۔

جب طمع لالچ اور خودغرضی آجاتی ہے تو برکات اٹھ جاتے ہیں

۸ر فروری ۱۹۸۷ء، حسبِ معمول مجلس شیخ الحدیث مدظلہ میں حاضری ہوئی۔ دارالعلوم کے کئی ایک فضلاء جو مختلف اضلاع سے حاضرِ خدمت ہوئے تھے آپ سے مصروفِ گفتگو تھے۔ ہر ایک سے ان کے مشاغل، تعلیمی اور تدریسی خدمات، تبلیغی مساعی اور تصنیف و تالیف اور مطالعہ و تحقیق سے متعلق حالات سن کر بڑی مسرت کا اظہار فرما رہے تھے۔ اس موقع پر ارشاد فرمایا۔ الحمدللہ کہ اللہ پاک نے بڑا کرم اور بڑا احسان فرمایا۔ ہمارے دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء آج ملک و بیرونِ ملک مصروفِ خدمتِ دین ہیں۔ اللہ کریم نے دارالعلوم کے فضلاء کو مقبولیت اور کام کرنے کی بہترین صلاحیت سے نوازا ہے۔ اب جو آپ حضرات نے اپنے مشاغل اور دینی خدمات سے متعلق حالات اور کوائف سنائے یہ خالص اللہ ہی کا کرم ہے بلا استحقاق اپنی عنایتیں فرماتے ہیں۔ آج جہادِ افغانستان میں بھی اللہ کریم نے

فضلائے حقانیہ کو قائدانہ کردار کی توفیق ارزانی فرمائی ہے۔

دیکھو! یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ آپ حضرات لالچ نہیں کرتے جب طمع لالچ اور خودغرضی آجاتی ہے تو برکات اٹھ جاتے ہیں۔ اللہ کی مدد بند ہوجاتی ہے جب بھی دین کا کام کرو۔ تدریس اور تصنیف تاہیت کے مواقع میسر ہوں تبلیغ کا خدا موقعہ دے تو اپنی طرف سے حصول جاہ منصب اور حصول مال و دولت کی تمنا تک دل میں نہ لاؤ۔ دیوبند کے اکابر اساتذہ اور ہمارے بزرگوں کا یہی وہ امتیاز ہے جس سے اللہ نے ان کو خصوصیت سے نوازا ہے دارالعلوم حقانیہ تو دیوبند ہی کا سلسلہ ہے مجھے یقین ہے کہ ہمارے فضلاء بھی اپنی آبائی اور اسلاف کی امانت کی حفاظت کرتے رہیں گے۔

دارالعلوم دیوبند میں احقر جس زمانہ میں تھا تو بیت المال میں رقم ختم ہوگئی۔ غالباً اساتذہ کو پانچ چھ ماہ تک تنخواہ نہ مل سکی۔ مگر کسی کی جبین پر شکن تک نہ آئی جب مجھے دارالعلوم دیوبند میں خدمت تدریس کا موقعہ اپنے بزرگوں نے بخشا اور تنخواہ کی بات کی تو میں نے عرض کردیا کہ مجھے تنخواہ سے کوئی سروکار نہیں تعلیم سے کام ہے وہاں تنخواہ کے اضافوں کی بات ہوا کرتی تھی مگر میں نے کبھی ایسی درخواست پر دستخط نہیں کئے تھے۔ خدا تعالیٰ نے کرم فرمایا، سارے حالات سدھار دئے اب اللہ کا احسان ہے کہ دارالعلوم کو خدا نے مرکزیت اور مقبولیت عطا فرمائی ہے۔

البتہ میں نے ایک طریقہ اختیار کئے رکھا کہ دارالعلوم دیوبند کے زمانہ میں بھی اور اب بھی جب کبھی تنگدستی کے اور مالی کمزوری کے حالات پیش آتے ہیں تو جو کچھ پاس موجود ہوتا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خفیۃً دے دیتا ہوں۔ ابھی دن پورا نہیں گذرتا کہ اللہ پاک مدد فرمادیتے ہیں حاجتیں رفع ہوجاتی ہیں۔

دینی مدارس اور نصاب تعلیم اور طلبہ کا مقصد علم

مدارس کے نصاب کی بات چھیڑی تو ارشاد فرمایا۔ کہ ہماری کوئی سنتا نہیں میری تو اول و آخر یہی رائے ہے کہ دینی مدارس کے نصاب تعلیم کے بنیادی اور اصولی چیزوں کو نہ چھیڑا جائے۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی کا قائل نہیں ہوں۔ اسی نصاب تعلیم نے امام رازی اور امام غزالی پیدا کئے ہیں۔ اسی نصاب تعلیم سے قاسم نانوتوی، شیخ الہند محمود حسن، شیخ العرب والعجم حسین احمد مدنی اور علامہ انور شاہ کشمیری پیدا ہوئے ہیں۔ درس نظامی کو مربوط کرنے کی ضرورت تو ہے لیکن موقوف کرنے کی اجازت نہیں۔ دینی مدارس کے فضلاء کو حکومتی سندات کی تحصیل کے لئے دوڑ دھوپ نہیں کرنی چاہئے۔ اپنے اندر کی صلاحیت اور قابلیت پر محنت کرنی چاہئے۔ جب اپنے اندر قابلیت اور لیاقت موجود ہوگی تو ہر جگہ ممتاز اور نمایاں رہیں گے

ارشاد فرمایا آج سندات لے کر گریڈ اور سکیل کی باتیں ہو رہی ہیں۔ مگر ہمارے اکابر نے سندات لے کر کسی گریڈ اور سکیل کی طرف توجہ نہیں کی۔ بلکہ ان کا معمول تھا کہ وہ حتی الوسع تنخواہ بھی نہیں لیتے تھے اور اگر

لیتے بھی تھے تو جو بچ جاتی اسے واپس مدرسہ میں داخل کر دیا کرتے تھے۔

تعلیم و تدریس میں اسلاف کا معمول | اسی مجلس میں یہ بھی ارشاد فرمایا۔

اجرت علی التعلیم کے بارے میں بھی مختلف آراء منقول ہیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ جائز نہیں مگر بعد کے فقہاء اور متاخرین نے اس میں توسیع کی ہے۔ اور اس کو جائز قرار دیا ہے۔ مگر جواز کے قائلین بھی بحسب ضرورت کی شرط لگاتے ہیں۔ اضطراب و اضطرار پر قیاس کرتے ہیں۔ بنگلے، موٹریں، کاریں، بلڈنگ اور دنیوی جاہ و منصب کے لئے اجرت علی التعلیم بھی جائز نہیں ہے۔ ہماری نظر بھی اسلاف پر ہونی چاہئے۔ امام ابو حنیفہ کے ارشاد پر عمل ہونا چاہئے۔ اور متاخرین کی رائے سے حسب ضرورت فائدہ اٹھانا چاہئے۔ علم بڑھ رہا ہے، مدارس کھل رہے ہیں۔ کتب خانے، کتابیں چھاپ رہے ہیں۔ چاہئے تھا کہ عمل اور توکل علی اللہ میں اضافہ ہوتا، مگر یہ کم ہو رہا ہے اور گھٹتا چلا جا رہا ہے۔ بہی خواہان ملت کو اس پر غور کرنا چاہئے۔ سرکاری نصاب تعلیم اور آئے دن دینی مدارس میں مداخلت کا مقصد بھی یہی ہے کہ اہل علم میں توکل اور عمل کی روح ختم کر دی جائے۔ تو خدا کی مدد اور نصرت بند ہو جائے گی۔

اسی مجلس میں بو بی جیولرز پشاور صدر کے مالک حاجی عمر بخش صاحب، قاری عبدالرؤف، سعودی عرب کے مختار احمد صاحب اور ڈاکٹر عبدالغفور صاحب بھی حاضر تھے۔ ان سے فرمایا آپ حضرات تو سمجھدار ہیں علم و مطالعہ کی راہ نجات کی راہ ہے جتنا علم حاصل ہو اس پر فوراً عمل شروع کر دینا چاہئے۔

اوجز المسالک شرح موطا امام مالک (عربی شرح)

مؤلفہ۔ امام المحدثین والفقہاء قدوۃ المتقین والعرفاء شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ

اپنے موضوع پر بے مثل و بے بدل کتاب ہے جس کے اہم ابحاث یہ ہیں۔ ۱۔ احادیث و آثار کی تشریح و توضیح۔ ۲۔ بظاہر متعارض نصوص کی تطبیق و توجیہ۔ ۳۔ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے مذاہب و تحقیقات اور ان کے براہین و دلائل کی تفصیل ۴۔ قرآن مجید۔ مرفوع احادیث۔ آثار صحابہ و تابعین کی روشنی میں فقہ حنفی کی ترجیح اور اسکی وسعت و جامعیت نیز شروع میں علوم حدیث اور اس کے متعلقہ مباحث اور امام مالک و امام اعظم ابو حنیفہ رحمہما اللہ کے حالات و کمالات پر ایک مبسوط و مفصل مقدمہ بھی شامل ہے۔ یہ حدیث و فقہ کا عظیم الشان ذخیرہ۔ اسلامی قانون کا وقیع مآخذ مکتبہ یحیویہ سہارنپور۔ ہند میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی زیر نگرانی متعدد مرتبہ طبع ہو چکا ہے۔ اس کا عکس اب ہمارے یہاں طبع ہو رہا ہے طباعت و جلد بندی آخری مراحل میں ہے کل صفحات ساڑھے تین ہزار سائز ۲۳×۳۶/۸ کاغذ غیر ملکی بہترین سفید کامل چھ جلد عمدہ مجلد عام ہدیہ ۔/۰۰، روپے۔ علماء کرام و طلباء عظام کے لئے خاص رعائت۔

مکتبہ امدادیہ ★ ٹی بی ہسپتال روڈ ★ ملتان